بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

171

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

خطبہ نمبر

لاہور

تار کا پتہ "ڈیلی الفضل"

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

یوم سہ شنبہ ۔ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ

نمبر ۲۰۷	۲۳ نبوت ۱۳۳۳ ھش ۔ ۲۳ نومبر ۱۹۵۴ء	جلد ۴۳/۸

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۸ نومبر۔ "کمزوری ہے اور سوائے گھٹنے کی تکلیف کے اور کوئی تکلیف نہیں۔"

۲۰ نومبر۔ "ضعف ہے۔"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ابھی تک بیمار ہیں کمزوری شدید ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ مورخہ [illegible] کو مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا جو مکرم ڈاکٹر محمد [illegible] نے کیا۔ احباب مکرم ڈاکٹر صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

فرانس کی طرف سے مصر کو سفارتی تعلقات ختم کر دینے کی دھمکی

پیرس ۲۲ نومبر۔ فرانس نے مصر کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے قاہرہ ریڈیو سے "عربوں کی آواز" کا پروگرام بند نہ کیا۔ تو [illegible] سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر دے گا۔ [illegible] وزیر اعظم موسیو مانڈیز فرانس نے [illegible] پروگرام مشرقی افریقہ کے لوگوں کو [illegible] نو آبادیاتی حکومت کے خلاف اکساتا ہے [illegible] مصر نے وزیر اعظم فرانس کے ان بیانات [illegible] خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ فرانس نے [illegible] کام کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ شمالی افریقہ کا [illegible] شمالی اوقیانوس کی کونسل میں پیش کر رہا ہے۔

پنجاب اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہوگیا

لاہور ۲۲ نومبر۔ آج تیسرے پہر پنجاب اسمبلی کا موسم سرما کا اجلاس شروع ہوا۔ ہاؤس نے اسمبلی کی کارروائی اردو میں ہونے کی تحریک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دی۔ اسمبلی نے وہ بل بھی پاس کر دیا گیا کہ [illegible] مویشیوں کے ذبیحہ کے قانون کو دیہی علاقوں میں بھی نافذ [illegible]

حکومت نے سارے مغربی پاکستان کا ایک سیاسی یونٹ بنانے کا فیصلہ کرلیا

ماہروں کی ایک کمیٹی غیر ترقی یافتہ علاقوں کے جائز حقوق کے تحفظ کیلئے ایک انتظامی ڈھانچہ بنانے میں مصروف ہے

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کی نشری تقریر

کراچی ۲۲ نومبر۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ کی شکل میں متحد کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ آج شام ریڈیو پاکستان سے اس سلسلہ میں ایک تقریر نشر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ماہرین کی ایک جماعت نے نظم و نسق کا ڈھانچہ تیار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ وہ ماہرین یہ بھی مشورہ دیں گے کہ مغربی پاکستان کے ایک یونٹ بننے کی صورت میں کم ترقی یافتہ علاقوں کا پورا پورا تحفظ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان علاقوں کے جائز حقوق اور مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ضروری انتظامات کئے جائیں گے۔ نئے یونٹ کی مجلس قانون ساز میں نمائندگی کا انتظام اس طرح کیا جائے گا۔ جس میں ایک علاقہ کو دوسرے علاقے پر فوقیت حاصل نہ ہو سکے گی۔ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کے فائدوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا صوبائی حد بندی ختم کرنے سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ سندھی پنجابی اور بلوچستانی حیثیت سے سوچنا چھوڑ دیں گے۔ پاکستان کی سالمیت اور مضبوط ہو جائے گی ملک کی سیاسی فضا میں خوشگوار تبدیلی ہوگی۔ ایک علاقے کے سرمایے اور وسائل سے دوسرے علاقوں کو فائدہ پہونچے گا۔ صوبوں کے نظم و نسق کو برقرار رکھنے کے لئے جو بے شمار رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ اس میں معتدبہ کمی ہو جائے گی۔ کارکردگی کا معیار بڑھ جائے گا۔ مغربی پاکستان کا ایک سیاسی یونٹ بننے سے آئین سازی کا کام سہل ہو جائے گا۔ اور ایک ایسا آئینی ڈھانچہ تیار کیا جا سکے گا۔ جس کی بنیاد دونوں حصوں کے درمیان کامل مساوات پر ہوگی۔ مسٹر محمد علی نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں اور میرے ساتھی پاکستان کی سالمیت کو مضبوط کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔

مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بننے کی تحریک پر نکتہ چینی کرنے والے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو اپنے بعض مخصوص مفادات کو خطرہ میں دیکھ کر اس پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن بعض لوگوں کے مفادات کو پورے ملک کے مفاد پر کسی صورت میں ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو اپنے علاقوں کے حقوق کے متعلق بعض اندیشوں کی وجہ سے اس سکیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن لوگ سیاسی اور انتظامی امور کی ناواقفیت کی وجہ سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس طرح چھوٹے صوبوں کو نقصان پہونچے گا۔ لیکن یہ فرضی اندیشہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے علاقوں کو ایک دوسرے میں ضم کر دینے سے فائدہ پہونچے گا۔ کیونکہ صوبائی حد بندیاں ختم ہونے کے بعد ترقی یافتہ علاقوں کے وسائل غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے کام آ سکیں گے۔

لاڑکانہ ۲۲ نومبر۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے جو حیدر آباد سے لاڑکانہ گئے ہیں کہا ہے کہ میں رفتہ رفتہ کابینہ کے ممبروں میں اضافہ کروں گا۔ انہوں نے کہا میں آٹھ دن کے اندر اندر دو اور اشخاص کو کابینہ میں لوں گا۔

ہیمبرگ میں مبلغین اسلام کی چوتھی سالانہ کانفرنس کا انعقاد

ہیمبرگ ۲۰ نومبر۔ مکرم عبد اللطیف صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم جرمنی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مبلغین یورپ کی چوتھی کانفرنس ہیمبرگ میں شروع ہوگئی ہے۔ ۱۸ نومبر کو اس سلسلہ میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں ممتاز اخبارات اور غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جمعہ کی شام کو بڑے پیمانہ پر ایک پبلک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جو الحمد للہ بہت کامیابی سے منعقد ہوا۔ نمائندگان نے اسلام کے متعلق تقاریر کیں۔ مقامی اخبارات ہماری کارگزاری کو بہت نمایاں طور پر تصاویر کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلامُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انسان پر اس کے نفس کا بھی حق ہے

عن ابی العباس قال سمعت عبداللہ بن عمرو قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الم اخبر انک تقوم اللیل وتصوم النھار قلت انی افعل ذالک قال فانک اذا فعلت ذالک ھجمت عینک و نفھت نفسک وان لنفسک حقٌ ولاھلک حقٌ فصُم و افطر وقم ونم۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ :۔ حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں فرمایا۔ کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ تم رات کو نماز پڑھتے رہتے ہو۔ اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب تُو نے ایسا کیا۔ تو تیری آنکھ اندر کو دھس جائے گی۔ اور تیرا النفس کمزور ہو جائے گا۔ یاد رکھ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے۔ پس روزہ رکھ اور ناغہ بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور سو بھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے

"اللہ تعالیٰ مادرِ مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور رستگی کی راہیں تم پر کھولتا ہے۔ مگر تم ان پر قدم مارنے کے لئے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کہ جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی۔ تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا۔ پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔" (ملفوظات)

الفرقان کا سالانہ نمبر

رسالہ الفرقان پہلے سرگودہا میں چھپتا تھا۔ اب ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع ہوا کرے گا۔ اس تبدیلی پریس کے راستہ میں قانونی پابندیوں کی وجہ سے نومبر کا رسالہ شائع نہیں ہو سکا۔

اب ماہ ستمبر کا پرچہ اڑھائی گنا حجم پر مشتمل ہوگا۔ اور اس میں نہایت اہم تحقیقی مضامین شائع ہوں گے۔ سالانہ نمبر کے سو صفحات ہوں گے۔ اور اس کی عام قیمت ایک روپیہ ہوگی خریداروں کو یہ رسالہ ان کے سالانہ چندہ میں ہی ارسال ہوگا۔ یہ رسالہ ۲۰ دسمبر کو پوسٹ ہوگا۔ خریدار حضرات اور ایجنٹ صاحبان کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

دنیا خُدا کی مِلک ہے تیری نہیں میری نہیں

آدم سے لیکر آج تک پیچھا ترا چھوڑا نہیں
شیطان ساتھی ہے ترا لیکن ہے وہ بئس القریں

گو بارہا دیکھا نہیں لیکن وہ لذّت اور تھی
دِل سے کوئی پوچھے ذرا لطفِ نگاہِ اوّلیں

اُن سے اِسے نسبت ہی کیا وہ نور ہیں یہ نار ہے
گر وہ ملائے تو ملیں ان کے قدم میری جبیں

سو بار توبہ توڑ کر جھکتی نہیں میری نظر
جُھکتی ہے ناکردہ گنہ ان کی نگاہِ شرمگیں

آنے کو وہ طیّار تھے مَیں خود ہی کچھ شرما گیا
ان کو بٹھاؤں میں کہاں دل ہی صفائی تک نہیں

ابدال کیا اقطاب کیا جبریل کیا میکال کیا
جب تو خدا کا ہو گیا سب ہو گئے زیرِ نگیں

اس پر ہوئے ظاہر محمدؐ مصطفےٰ حِبُّ الورٰی
بالا ہے نہ افلاک سے کرّوبیو! میری زمیں

کھولا ہے کس تدبیر سے بابِ لقائے دلربا
آئے ہیں کس انداز سے اوڑھے رِداءُ المُرسلیں

آ دوست دامن تھام لیں ہم مصطفےٰؐ کا زور سے
ہے اک یہی بچنے کی رہ ہے اک یہی حبل المتیں

کیا فکر ہے تجھ کو اگر شیطان ہے بازی لے گیا
دُنیا خُدا کی مِلک ہے تیری نہیں میری نہیں

172

خطبہ جمعہ

اگلے جمعہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہونیوالا ہے

یہ ہفتہ دعاؤں میں گذارو تاوقت آنے پر تم بشاشتِ ایمان عزم اور ارادے کے ساتھ تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لے سکو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ ر نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں

تین امور کے متعلق

مختصراً بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ سیالکوٹ سے ایک دوست میرے پاس ایک چٹھی لائے۔ کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے۔ جو نہ صرف جماعت کا مصدق ہے۔ بلکہ تحقیقاتی عدالت میں بھی اس نے ہمارے حق میں شہادت دی تھی، وہ اس وقت شدید بیمار ہے۔ اگر وہ فوت ہو جائے۔ تو آیا اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔ یا نہیں۔ جس شخص کا یہ نام تھا۔ یا کم از کم جس شخص کے متعلق میں سمجھا تھا۔ کہ یہ اس کا نام ہے (ممکن ہے یہ بات غلط ہو۔ اور یہ شخص جس کے متعلق تحریر کیا گیا ہے۔ اس کا ہم نام ہو) اس میں صرف یہی خصوصیت ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایک

نہایت پرانے احمدی

کا بیٹا ہے۔ اور ایک زمانہ میں وہ جماعت کا پریذیڈنٹ یا امیر بھی رہ چکا ہے۔ اس کے کئی رشتہ داروں نے مجھے سنایا۔ کہ گذشتہ ایام میں نہ صرف اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہی نہیں کی۔ بلکہ بعض اوقات اس پر جنون کی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور وہ کہتا تھا۔ کہ میرے رشتہ داروں نے میرا ایمان خراب کر دیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ حقیقتاً جماعت کی سچائی کا قائل ہے۔ یہ تمام باتیں میرے دل میں آئیں۔ اور میں نے جماعت کو لکھ دیا۔ کہ اگر تم چاہو تو اس کا جنازہ پڑھ لو۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ خط میں اس شخص کے متعلق زیادہ ذکر نہیں تھا۔ ہاں اس کے متعلق جو میری معلومات تھیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے جماعت سے کہہ دیا۔ کہ اگر چاہیں تو وہ اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ بعد میں جو تحقیقات ہوئی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ غالباً یہ وہی شخص تھا جو میں نے سمجھا تھا۔ ساتھ ہی بعض اور دوستوں کے خطوط بھی آئے ہیں۔ جو تردد ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ میری طرف سے فتویٰ نہیں ہے بلکہ وقتی طور پر مقامی جماعت کی طرف سے درخواست کرنے اور بعض معلومات کی بناء پر میں نے ان کو اس شخص کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط ملا ہے۔ جس کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ کہ میرے ۱۹۱۷ء والے اعلان کی موجودگی میں اس مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ چنانچہ سلسلہ کے علماء کی ایک مجلس بلائی جائے گی۔ اور وہ اس پر غور کرے گی۔ اور اگر یہ معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک نمازِ جنازہ عبادت نہیں بلکہ محض دعا ہے۔ جیسا کہ پچھلے اکابر میں سے بعض کا خیال ہے اور کتب فقہ میں مندرج ہے تو اس فتویٰ کو جیسا کہ ۱۹۱۷ء میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ تبدیل کر دیا جائیگا۔

حقیقت یہ ہے

کہ یہ آج کا سوال نہیں بلکہ ۱۹۱۷ء کا سوال ہے۔ اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ میرے سامنے پیش نہ ہوا۔ ۱۹۵۳ء میں جب یہ سوال پیدا ہوا۔ تو ایک احمدی نوجوان نے جس کے پاس یہ فتویٰ موجود تھا مجھ سے کہا کہ جنازہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ میرے پاس نکل آیا ہے۔ فتویٰ میرے باپ نے پوچھا تھا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ لیکن اس کے معنوں کے بارہ میں میں یہ اعلان کر چکا ہوں۔ کہ سلسلہ کے علماء بلائے جائیں گے۔ اور ان کی بحث کے بعد اس خط کے اصلی مفہوم کے بارہ میں اعلان کیا جائے گا۔ ایک دفعہ اس مسئلہ پر جماعت میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ میں بغیر مشورہ کوئی فیصلہ کر دوں۔ اس لئے سیالکوٹ والوں کو بھی اور دوسری جماعتوں کو بھی

یہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ ایک شخص کے خاص حالات کی وجہ سے جو جماعت نے مجھے لکھے۔ اور بعض ذاتی معلومات کی بناء پر میں نے اس کا جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ ورنہ یہ عام فتویٰ نہیں۔ بعض واقعات کی وجہ سے میری نیک ظنی نے تقاضا کیا۔ کہ اس کے اندرونے کی نسبت بھی قرار دوں کہ وہ احمدی تھا۔ ورنہ بدگو اور مکذب کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ موجود ہے۔ کہ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ لیکن جو مکفر اور مکذب نہیں اس کے متعلق غور کیا جائیگا۔ اور علماء کی بحث کے بعد جماعتی فتویٰ شائع کیا جائے گا اس سے پہلے میری اس تحریر کو اس بارہ میں دلیل قرار دینا درست نہیں ہوگا۔

دوسری بات

جس کی طرف میں جماعت کو پہلے بھی توجہ دلا چکا ہوں۔ یہ ہے کہ جماعت کو کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت مل نہیں رہے۔ جو لوگ پنشنر ہیں وہ اپنی عمر کا اکثر حصہ دنیا کمانے میں صرف کر دیتے ہیں۔ اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ اپنی آخری عمر میں بھی روپیہ کمانے کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ پس ایک طرف پنشنروں میں دین کی خدمت کا احساس نہیں اور دوسری طرف جو نوجوان ہیں۔ وہ اول تو اپنی زندگی وقف نہیں کرتے۔ اور جو زندگی وقف کرتے ہیں۔ وہ مختلف بہانے بنا کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں، بلکہ وقف اب ایک تجارت کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔ ماں باپ آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں میرا فلاں بیٹا وقف ہے۔ اور اس وقت تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ کچھ روپیہ دے دیا جائے۔ تو وہ اپنی تعلیم مکمل کرے۔ لیکن جب تعلیم مکمل ہو جاتی ہے۔ تو وہ وقف سے بھاگ جاتا ہے۔ یہ لوگ اول درجہ کے بے ایمان۔ مجرم اور خائن ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب میں انہیں چھوڑوں گا نہیں۔ باقی نوجوانوں میں بھی ایسی رَو چل گئی ہے۔ کہ وہ دین کی خدمت سے بھاگتے ہیں۔

میں نے فیصلہ کیا ہے

کہ اب اس معاملہ میں سختی سے کام لیا جائے۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے دینی جنگوں سے بھاگنے والے۔ ہماری جنگ تلوار کی جنگ نہیں۔ بلکہ تبلیغ کی جنگ ہے۔ پس جو شخص دین کی خدمت سے بھاگتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے، جیسے بدر۔ احد یا دوسری جنگوں سے بھاگنے والے شخص کی۔ اور چونکہ وہ میدانِ جنگ سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں میں اب سختی سے کام لوں گا۔ بعد میں اس کی تفصیل بھی شائع کر دی جائے گی۔ تاکہ لوگوں کو وقف کی اہمیت کا احساس ہو۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ بعض دفعہ وقف ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اور اس سے خاندان کے دوسرے افراد کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً خاندان بڑا ہے۔ لیکن ایک ہی لڑکا ہے۔ جس کی زندگی ماں باپ نے وقف کر دی ہے۔ یا زیادہ لڑکے ہیں۔ لیکن سب کی زندگیاں وقف ہیں۔ یا ان میں سے اکثر کی زندگیاں وقف ہیں۔ اب جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ہر ایک کی حالت ایک سی نہیں ہوتی۔ گھر کے کاموں کے لئے بھی ان میں سے کسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق میں نے پہلے سے اعلان کیا ہوا ہے۔ کہ اس صورت میں ہم ان میں سے ایک حصہ کو فارغ کر دیں گے۔ ہم انہیں مجبور نہیں کریں گے۔ کہ وہ ضرور وقف سے فارغ ہو جائیں۔ ہاں اگر وہ خود فراغت چاہیں گے تو انہیں فارغ کر دیا جائے گا۔ اس کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ بعد میں

بعض تفصیلی قواعد

بیان کر دوں۔ ویسے میں نے اعلان کر دیا ہوا ہے۔ کہ اگر کسی کا ایک ہی بیٹا ہے۔ اور اس کی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یا زیادہ بیٹے ہیں۔ لیکن سب کی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ تو ہم اسے یا اگر زیادہ ہوں۔ تو ان میں سے ایک حصہ کو وقف سے فارغ کر دیں گے۔ لیکن ایسے لوگ جن کے لئے سہولت ہے اور وہ اپنے سب لڑکے وقف کر سکتے ہیں۔ ان کو خود نہیں نکالتے لیکن اگر کسی خاندان کے اکثر افراد نے زندگیاں وقف کر دی ہوں۔ اور خاندان کو سنبھالنے میں دقت ہو۔ تو ہم ان کے لئے یہ سہولت کر دیں گے۔ کہ ان میں سے ایک حصہ لے لیں گے۔ اور ایک حصہ کو اگر وہ چاہیں گے۔ تو فارغ کر دیں گے۔

تیسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ تاریخ کے لحاظ سے اگلا جمعہ اُن دنوں میں واقع ہے۔ جس میں میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو اگلے جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کروں گا۔ قرآن کریم کی سنت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ بڑے کاموں سے پہلے ان کے متعلق ایک تمہید بیان کیا کرتا ہے۔ جسے مستقل حکم سمجھ کر بعض لوگ قرآن کریم میں اختلاف پاتے اور اس کے حل کرنے میں مشکلات محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ اختلاف نہیں ہوتا۔ بلکہ کچھ

آیات تمہید ہوتی ہیں ایک بڑے کام کی جس کی طرف طبائع کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ گویا وہ ایک غیر معین اعلان ہوتا ہے۔ جسے مستقل حکم سمجھ کر قرآن کریم میں بیان کردہ اصل حکم سے اختلاف رکھنے والا قرار دیا جاتا ہے۔ اس حکمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے ایک دو سالوں کے چندہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت میں

تحریک جدید

کی طرف وہ توجہ نہیں رہی۔ جو اس سے پہلے سالوں میں تھی۔ یوں بھی جماعت میں بہت سے لوگ چندہ میں سست ہیں۔ اگر جماعت حقیقتاً صحیح طور پر چندہ دے۔ تو اس وقت کی تعداد کے لحاظ سے جماعت کا چندہ ۲۵ - ۳۰ لاکھ ہونا چاہیئے۔ پانچ لاکھ تحریک جدید کا اور ۲۵ لاکھ جماعت کے دوسرے چندے۔ لیکن اگر عملاً وصولی کو دیکھا جائے۔ تو تحریک جدید کا چندہ دو لاکھ کے قریب ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا چندہ ۸ - ۹ لاکھ کے قریب۔ گویا صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کا چندہ چالیس فی صدی کے قریب ہے۔ اس لئے جماعت کے کام جس سہولت سے ہونے چاہئیں۔ اور جس پیمانہ پر ہونے چاہئیں۔ نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً تحریک جدید کے کاموں میں

بہت سی مشکلات

ہیں۔ تحریک جدید کا کام چونکہ دنیا میں پھیلتا جاتا ہے۔ اس لئے کئی ممالک کی طرف سے مشن کھولنے کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اب ہمارے لئے یہ بڑی مشکل ہے۔ کہ ہم انہیں کہہ دیں کہ چونکہ ہماری جماعت پر بہت زیادہ مالی بوجھ ہے۔ اس لئے ہم مشن نہیں کھول سکتے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ اگر جماعت اتنا مالی بوجھ اٹھانے پر تیار ہو جائے۔ تو پھر اس کے اوپر مشنوں کا بوجھ کس طرح اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ جب کوئی جماعت پورے طور پر کسی کام کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ خدا تعالے بھی شریک ہو جاتا ہے۔ اگر تمہیں خدا تعالے انجمن کے ۲۵ لاکھ اور تحریک جدید کے پانچ لاکھ چندے کی توفیق دے دے۔ تو پھر یقیناً خدا تعالے وہ جماعت بھیج دے گا۔ جو انجمن کا چندہ ۲۵ لاکھ کی بجائے ۳۵ لاکھ اور تحریک جدید کا چندہ پانچ لاکھ کی بجائے سات آٹھ لاکھ ادا کرے گی۔ یہ جو میں نے کہا ہے۔ کہ تحریک جدید کا چندہ دو لاکھ کے قریب ہوتا ہے۔ یہ پاکستان اور ہندوستان کا چندہ ہے۔ بیرونی چندے ملا کر اب بھی پانچ لاکھ ہو جاتا ہے۔ لیکن

چونکہ بیرونی جماعتیں تعداد میں کم ہیں۔ اس لئے ان کے چندوں سے ہمیں عالمگیر سکیم میں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ہاں مقامی طور پر ان کا فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً

انڈونیشیا کا مشن

ہے۔ وہ اپنا سارا بوجھ خود برداشت کر رہا ہے۔ ایسٹ افریقہ کا مشن ہے۔ وہ اپنا بوجھ خود اٹھا رہا ہے۔ مغربی افریقہ کے تین مشن ہیں۔ وہ بھی اپنا بوجھ خود اٹھاتے ہیں۔ شام کا مشن ہے۔ وہ بھی قریباً اپنا سارا بوجھ خود برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح اور کئی مشن ہیں جو اپنا سارا بوجھ تو نہیں اٹھاتے۔ لیکن ایک حصہ ضرور اٹھاتے ہیں۔ کوئی تین چوتھائی بوجھ اٹھا رہا ہے۔ کوئی نصف بوجھ اٹھا رہا ہے۔ کوئی ایک تہائی بوجھ اٹھا رہا ہے۔ کوئی ایک چوتھائی بوجھ اٹھا رہا ہے۔ اس لئے ان پر مرکز کو

زیادہ رقم خرچ کرنے کی ضرورت

نہیں ہوتی۔ مرکز کو لازمی طور پر اس قسم کے مشنوں پر کم خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن جہاں جماعت کے افراد کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ اور اخراجات زیادہ ہیں۔ مثلاً ہالینڈ ہے۔ امریکہ ہے۔ سوئٹزرلینڈ ہے جرمنی ہے۔ وہاں زیادہ تر مرکز کو بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ جماعتیں نسبتاً تھوڑا بوجھ خود اٹھا سکتی ہیں۔ یا مبلغ آتے جاتے ہیں۔ تو ان کا کرایہ اور دوسرے مصارف مرکز کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ یا طالب علم خصوصاً

بیرونی طالب علم

ہیں۔ ان کے اخراجات مرکز کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس وقت زیادہ تر انہی مدات پر خرچ ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ نیا مشن کھولا جائے۔ تو چونکہ ایک دو سال تک وہاں جماعت اس قدر نہیں ہوتی۔ کہ وہ کوئی مالی بوجھ اٹھا سکے۔ اس لئے سب اخراجات مرکز کو برداشت کرنے پڑیں گے۔ مثلاً جاپان میں اس وقت احمدیہ جماعت قائم نہیں۔ اگر ہم وہاں اپنا مشن کھولیں۔ تو اس وقت تک کہ وہاں جماعت قائم ہو جائے۔ اور وہ اپنا سب بوجھ یا اس کا کسی قدر حصہ اٹھانے کے قابل ہو جائے، سب بوجھ مرکز کو اٹھانا پڑے گا، جاپان میں لوگوں کو

مذہب کی طرف توجہ

ہے۔ اور اچھے اچھے لوگوں نے خواہش کی ہے۔ کہ انہیں احمدیت سے روشناس کیا جائے۔ لیکن چندہ کم آنے کی وجہ سے ہمیں تو شاید

بعض پہلے مشن بھی بند کرنے پڑیں۔ اس لئے ہم وہاں نیا مشن نہیں کھول سکتے۔ اب دیکھو جاپان کتنا عظیم الشان ملک ہے۔ اگر ہم وہاں مشن کھول دیں۔ اور خدا کرے۔ وہاں ہماری جماعت قائم ہو جائے تو احمدیت کی آواز سارے مشرقی ایشیا میں گونجنے لگ جائے گی۔ لیکن ہماری موجودہ حیثیت ایسی نہیں کہ ہم کوئی نیا مالی بوجھ برداشت کر سکیں۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ وسعت کے لحاظ سے وہ ہندوستان سے بڑا ہے۔ اور آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے اس کی حیثیت بہت بڑھ جائے گی۔ وہاں پہلے ایشیائیوں کو نہیں آنے دیتے تھے۔ لیکن اب یہ رَو بدل گئی ہے۔ وہاں سے ایک نوجوان نے مجھے تحریک کی۔ کہ یہاں کوئی مبلغ بھیجیں۔ میں نے اسے جواب دیا۔ کہ اس وقت ہم کوئی نیا مالی بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ یوں اگر ہو سکا۔ تو ہم سروے کے لئے کسی شخص کو بھجوا دیں گے۔ لیکن

مشکل یہ ہے

کہ آسٹریلیا میں کسی ایشیائی کو نہیں آنے دیتے۔ اس نوجوان نے جوش میں آ کر گورنمنٹ کو خط لکھ دیا۔ کہ ہمیں یہاں مبلغ بھجوانے کی اجازت دی جائے۔ اس پر حکومت نے ہمیں چٹھی لکھی۔ کہ کیا آپ یہاں کوئی مبلغ بھیجنا چاہتے ہیں۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ موجودہ حالات میں تو ہمارا کوئی ارادہ نہیں۔ کہ آپ کے ملک میں کوئی مبلغ بھیجیں۔ لیکن آپ کے ہاں جو مشکلات ہیں۔ وہ اگر دور ہو جائیں۔ تو شاید ہم کوئی مبلغ بھیج دیں۔ اس پر وہاں سے فوراً جواب آ گیا۔ کہ آپ بے شک اپنا مبلغ بھیج دیں۔ اب ہم چپ کر کے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ مزید مالی بوجھ کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ گویا چندہ کم آنے کی وجہ سے تبلیغ کے جو نئے رستے کھلتے ہیں۔ ان سے ہم فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

غرض ایک طرف تو جماعت میں جو

جوش پیدا ہوا تھا

وہ اب ایک حد تک کم ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف تحریک جدید کے بیرونی مبلغ اپنا کام لوگوں کے سامنے نہیں لاتے۔ اور اگر وہ کوئی کام لوگوں کے سامنے لائیں بھی تو اس طرح لاتے ہیں۔ کہ سال کی رپورٹ اکٹھی شائع کر دیتے ہیں۔ اگر ہر ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد لوگوں کے سامنے یہ بات لائی جاتی رہے۔ کہ مثلاً امریکہ اور انگلینڈ کے مشنوں نے یہ کام

کیا ہے۔ وہاں اس قدر لوگ احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور پھر وہاں کے بعض واقعات بھی بیان کئے جائیں۔ تو چند دن کے اندر اندر جماعت میں اپنے

فرض کو ادا کرنے کا احساس

پیدا ہو جائے۔ لیکن اس وقت تک جو کچھ ہو رہا ہے۔ بعض اوقات تو مجھے اس پر ہنسی آتی ہے۔ مثلاً الفضل میں چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کا زکوٰۃ پر مضمون شائع ہو رہا ہے۔ اب کوئی ان سے پوچھے۔ کہ تم تو وہاں تبلیغ کے لئے گئے تھے۔ تم تبلیغ کی بات کرو۔ زکوٰۃ کے متعلق تو تم سے زیادہ علم رکھنے والے اور تم سے زیادہ بہتر لکھنے والے لوگ یہاں موجود ہیں۔ تمہیں ایسی مصیبت میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ تمہیں چاہیئے تھا۔ کہ اس قسم کا مضمون لکھتے۔ جس سے لوگوں کو وہاں کے تبلیغی حالات سے واقفیت ہوتی۔ یا پھر زکوٰۃ کا مضمون اگر شائع کرنا تھا۔ تو امریکہ میں شائع کرتے۔ تا انہیں اسلام کے اس رکن سے واقفیت ہو جاتی۔ یہاں کے لوگ تو زکوٰۃ دیتے بھی ہیں۔ اور اس بارہ میں ان کا علم بھی زیادہ ہے۔ پھر الفضل میں اس قسم کے مضامین سے کیا فائدہ؟

پس میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کو تحریک جدید کی طرف توجہ نہیں رہی۔ اور کام کرنے والے بھی جماعت کی توجہ صحیح طور پر اپنے کام کی طرف نہیں کھینچ رہے۔ پس چونکہ اس وقت جماعت پر

ایک غفلت کی حالت

طاری ہے۔ اور اگلے جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرنے والا ہوں۔ اس لئے دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ اس ہفتہ میں یہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس دلدل سے نکالے۔ اور اس کی ترقی میں جو رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کو دور کرے اگر تمہیں ابھی تک تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔ اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق تو دی ہے۔ لیکن تم نے

اپنی حیثیت کے مطابق

اس میں حصہ نہیں لیا۔ تو اللہ تعالے تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے۔ تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔ اور اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا۔ لیکن اپنی کسی

شامتِ اعمال

کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔

تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامتِ اعمال اور مجبوریاں دور کر دے۔ اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ تین چیزیں ہیں۔ ان کے متعلق تم اس ہفتہ میں دعا کرتے رہو۔ تا وقت آنے پر تم بشاشت، ایمان، عزم اور ارادہ کے ساتھ تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لے سکو۔ تم یہ جانتے ہو۔ کہ اسلام کی خدمت کی طرف تمہارے سوا اور کسی کو توجہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

یعنی ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے۔ اسلام کی خدمت کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ اگر تم بھی کار خود کو دین کے کاموں پر ترجیح دو۔ اور انہیں کی طرف سے بے توجہی اختیار کر لو۔ تو دین کا خانہ بالکل خالی رہ جائے گا۔

حقیقت یہ ہے

کہ اس وقت لاکھوں لاکھ غیر احمدی ایسا ہے۔ کہ وہ اسلام کی خدمت کرنی چاہتا ہے۔ لیکن صرف اس وجہ سے کہ تم نے یہ بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ وہ آگے نہیں آتے۔ اگر تم آگے نہ آئے ہوتے۔ تو شاید وہ آگے آکر اسلام کی خدمت کا بوجھ اٹھا لیتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ کئی غیر احمدی ایسے ہیں۔ جو دل سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو کام یہ جماعت کر رہی ہے۔ وہ بہت اچھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ اس بوجھ کو اٹھا رہی ہے۔ اس لئے انہیں اس بوجھ کے اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تم نے یہ بوجھ نہ اٹھایا ہوتا۔ تو وہ آگے آجاتے۔ اور اس کام کو سر انجام دیتے۔ اگر تم بھی اس کام میں سست پڑ جاتے ہو۔ تو اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ تم نے دوسروں کو بھی اسلام کی خدمت سے روک دیا۔ اور خود بھی غافل ہو گئے۔

پس تم اس گناہ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی حالت کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس کو دور کرنے کا

سب سے بہتر طریق

یہ ہے۔ کہ تم خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہیں اس موت سے بچا لے۔ اور وہ اپنے فضل سے تمہیں زندگی کا پانی پلائے۔ تا تم اپنے فرائض کو ادا کر سکو۔ اور خدمت اسلام کے اس بوجھ کو جو تم پر ڈالا گیا ہے۔ صحیح طور پر اٹھا سکو۔

خطبہ ثانیہ

کے بعد فرمایا۔

کچھ جنازے ہیں

جو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ لیکن چونکہ باہر بھی دو جنازے پڑے ہیں۔ اس لئے نماز کے معاً بعد میں باہر چلا جاؤں گا اور وہاں نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ دوست میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ جو جنازے میں پڑھاؤں گا۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) سید عبد الحکیم صاحب سونگرہ (بھارت) اپنی جماعت کے امیر تھے۔ اور علاقہ میں اچھے با اثر تھے۔

(۲) منشی عنایت اللہ خان صاحب پنجیڑی آزاد کشمیر ۱۲۔ اکتوبر کو قتل کر دیئے گئے ہیں گاؤں میں ایک ہی احمدی گھر تھا۔ اس لئے نماز جنازہ صرف غیر احمدی رشتہ داروں نے ادا کی۔

(۳) بابو عطا محمد صاحب ڈنگہ ضلع گجرات ۴۔ نومبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور مخلص احمدی تھے۔ نماز جنازہ میں بہت کم لوگ شامل ہوئے۔

(۴) آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ ملک عبد الحفیظ صاحب ۱۰۔ اکتوبر کو فوت ہو گئی ہیں۔ رشتہ دار زیادہ تر سندھ میں تھے۔ اس لئے وہ نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکے۔

(۵) منشی فتح دین صاحب ولد جیون خان صاحب شکار ماچھیاں حال چوہڑمنڈہ ضلع سیالکوٹ ۲۷۔ اکتوبر کو فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔

(۶) مسماۃ زینب صاحبہ اہلیہ ملک محمد انور صاحب ٹکٹ کلکٹر۔ لاہور

(۷) مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ کھیانہ ضلع گجرات۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں۔ وفات کے وقت ۸۵ سال کی عمر تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہلم تشریف لے گئے۔ تو انہوں نے آپ کی بیعت کی تھی۔

یہ سات جنازے ہیں۔ اور دو جنازے باہر پڑے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد میں یہ جنازے پڑھاؤں گا۔

بدر قادیان کا جبری التوا

"بدر" کے پرنٹر پبلشر میں تبدیلی ہوئی ہے۔ اور قواعد کی رُو سے تا منظوری اخبار بند رہنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ چند دن کے اندر ہی اجازت آجائے۔ اور توقع ہے کہ اجازت آجائے گی۔

اگر چند دن کی تاخیر کے باعث ایک دو پرچے احباب تک نہ آسکیں۔ تو یہ امر موجب تشویش نہ ہو۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

قائدین و زعماء خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

قائدین و زعماء مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ تحریک جدید کے نئے سال کے لئے تحریک کا اعلان فرمانے والے ہیں۔ حضور نے جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ کہ تمام افراد جماعت اس ہفتہ مندرجہ ذیل تین امور کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

(۱) اگر آپ نے اب تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا۔ تو دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کی کھڑکیوں کو کھول دے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۲) اگر آپ نے تحریک میں حصہ تو لیا۔ مگر اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لے سکے تو دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لینے کے لئے انشراح صدر عطا فرمائے۔

(۳) اگر آپ اپنی شامتِ اعمال یا اپنی مجبوریوں کے باعث پچھلے سال کا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ تو دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شامتِ اعمال معاف فرمائے۔ اور آپ کی مجبوریاں دور فرمائے۔ اور آپ کو اپنا وعدہ جلد پورا کرنے اور آئندہ شرح صدر کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس اعلان کے ذریعہ تمام مجالس کے قائدین و زعماء تک حضور کا ارشاد پہنچا کر انہیں توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف ان تینوں امور کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ بلکہ اس ہفتہ میں اس قدر تن دہی سے کوشش کریں۔ کہ کوئی وعدہ کنندہ ایسا نہ رہ جائے۔ جسے وہ اپنے وعدہ کو جلد پورا کرنے کی تلقین نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید کا بقایا ادا کر دیا

قادیان دار الامان محلہ دار الفضل کی ایک مخلصہ خاتون جس کے شوہر ڈاکٹر تھے۔ تحریک جدید کے تیسرے سال ۱۹۳۷ء میں اللہ تعالیٰ کے حضور سے بلاوا آنے پر حاضر ہو گئے تھے۔ نہ صرف اپنے بھاری کنبہ کی جو دس افراد پر مشتمل تھا۔ گذارہ کرتی ہیں۔ بلکہ وہ تحریک جدید کے جہاد میں بھی اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو شامل رکھتے ہوئے ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ادا کرتی رہی تھیں۔ مگر آخری سالوں میں کچھ بقایا ہو گیا تھا۔

ان کو جب دفتر نے یاد دلایا۔ کہ آپ کے ذمہ معہ آپ کے بچوں کے ۷۰/- روپے بقایا دفتر اول کے انیسویں سال تک کا ہے۔ اس رقم کی ادائیگی پر آپ کے سمیت آٹھ کس کا نام السابقون الاولون کی فہرست میں آجائے گا۔ چنانچہ وہ یہ روپیہ لے کر خود دفتر تشریف لائیں۔ اور داخل کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ دوسرے بقایا داران کو بھی جن کو دفتر حساب بھیج کر مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ اپنے بقائے جلد تر ادا کریں تا نام فہرست سے نکل نہ جائے۔ آج ہی ایک اور دوست کا بقایا ۱۸۵/۱۰ تھا۔ جو چھ سال کا تھا۔ انہوں نے بھیجکر لکھا ہے۔ کہ میرا نام معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان فہرست میں رکھا جائے آپ کے مطالبہ کے مطابق یہ رقم ارسال ہے۔

ایک دوست پنشنر جو تین سال سے ریٹائر ہیں۔ مگر ابھی تک پنشن کا فیصلہ ہو کر ملا نہیں سال ۱۳ تک ان کا چندہ ادا تھا۔ اس کے بعد شامل نہ تھے۔ اب معلوم ہونے پر کہ تحریک جدید کی انیس سالہ فہرست کتاب میں شائع ہو رہی ہے۔ انہوں نے لکھا۔ کہ میں سال ۱۴ تا ۱۹ کے ۲۵۴/- روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اس میں سے ایک سو روپیہ تو عنقریب دو چار دن میں ادا کر دوں گا۔ باقی امید ہے۔ کہ جلسہ سالانہ تک پنشن ملنے پر ادا کر دوں گا۔ یا کوشش کروں گا۔ کہ کسی نہ کسی طرح یہ بقایا جلسہ تک ادا کر سکوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بقایا داران کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ تک اپنے بقائے ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کرا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا میری چھوٹی لڑکی قانتہ کو چند دنوں سے بخار اور گردن میں درد اور زکام۔ نیز ان کی والدہ کو گر جانے کی وجہ سے گھٹنے پر چوٹ آگئی ہے۔ مخلصین سے صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم کارکن دفتر الفضل)

اراضی ربوہ کی خرید کیلئے سہولتوں کا اعلان

مرکز سلسلہ میں مکانات بنانے کے خواہشمند دوست توجہ فرمائیں

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بکثرت یہ الہام ہوا کہ وسع مکانک۔ وسع مکانک۔ وسع مکانک

یعنی اپنے مکانوں کو بڑھاؤ۔ اور انہیں ترقی دو۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہی نہیں بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی۔ اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو اگر تم دشمنوں کے حملوں اور اُن کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بناتے چلے جاؤ۔ یہ وسع مکانک کا متواتر الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اور اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئیگی اور وہ خدا تعالےٰ کے حضور اس التجاء کے ساتھ جھکیں گے کہ الٰہی ہم کیا کریں۔ تو ہماری طرف سے انہیں کہا جائے گا کہ وسع مکانک اپنے مکانوں کو وسیع کرلو اور زیادہ مرکز کو مضبوط کرو۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۶۶)

جو دوست ابھی تک مرکزِ سلسلہ میں مکان تعمیر کرنے کی غرض سے زمین نہیں خرید سکے۔ اُن کے لئے دفتر نے آئندہ حسب ذیل سہولتیں کر دی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں

(۱) محلہ دار الفضل (ط) اور محلہ دار الیمن (الف) میں آئندہ زمین اقساط پر مل سکے گی۔ کل قیمت ۲۵ ماہوار اقساط میں واجب الادا ہوگی۔ محلہ دار الفضل میں قیمت ایک ہزار روپیہ کنال اور محلہ دار الیمن -/۵۰۰ روپے کنال ہے۔ اس میں بھی ½ ۱۲ فیصدی Rebate دیا جانا منظور کیا جاتا ہے۔ لیکن جو دوست نقد یکمشت ادا کردینگے انہیں ۲۵٪ Rebate دیا جائے گا۔

(۲) باقی محلوں میں کل قیمت ایک سال میں ماہوار اقساط میں ادا کی جاسکتی ہے نقد یکمشت ادا کرنے والے دوست کو ½ ۱۲ فیصدی رعایت دی جائیگی۔ زمین کی قیمت محلہ دار الصدر، محلہ دار الرحمت ضمیمہ میں پندرہ صد روپیہ کنال اور محلہ دار النصر (ج) اور محلہ باب الابواب (ب) میں -/۵۰۰ روپے فی کنال ہے

(۳) دوستوں کو اختیار ہوگا کہ سودا کرنے سے قبل قطعہ دیکھکر پسند کرلیں لیکن ریزرولیشن کے لئے ضروری ہوگا کہ کم از کم دس فیصدی قیمت کا پیشگی ادا

(۴) مقررہ اقساط ادا نہ کرنے کی صورت میں ۲۵٪ اداشدہ روپیہ کا ضبط کرکے باقی واپس کر دیا جائیگا اور زمین ضبط کرلی جائے گی۔

(۵) کونے والے قطعات کی قیمت ۲۵ فیصدی زائد لی جائے گی۔

نوٹ:۔ محلہ دار الفضل میں رقبہ فی پلاٹ چار کنال ہے اور باقی محلہ جات میں دس مرلہ یا کنال کے پلاٹ ہیں۔

خاکسار سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ

صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہان کو چیلنج

معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعام اردو یا انگریزی میں کارڈ آنے پر

مُفت

از عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

ضرورت ہے

وکالت تجارت کے زیر انتظام مختلف جگہوں پر تجارتی کاموں کے لئے منیجروں، سیلزمینوں اور اکاؤنٹنٹوں کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار دوست حسب ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں۔ تنخواہ انشاء اللہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ اور منافع میں سے حصہ بھی دیا جائے گا۔

وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ

مریضوں کی خدمت

مریضوں کی خدمت کے لئے نہایت تجربہ کار اور ماہر ڈاکٹروں پر مشتمل ایک طبی بورڈ قائم کیا گیا ہے ہر مریض اپنے مرض کے حالات اسی طبی بورڈ کو تحریر کر کے طبی مشورہ مفت حاصل کر سکتا ہے پیچیدہ اور کہنہ امراض کے بیسیوں مریض روزانہ اس طبی بورڈ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے۔

باب صحت (طبی بورڈ) قریشی منزل بیڈن روڈ لاہور

ہر قسم کے کھیلوں کے لئے بہترین بوٹ، مثلاً کرکٹ بوٹ، رننگ شوز، فٹ بال بوٹ،

ملنے کا پتہ

شیخ مہر دین سپورٹس، بوٹس مینوفیکچرز چوک علامہ اقبال سیالکوٹ شہر

پیرامونٹ حسن افزا مصنوعات استعمال کر کے قومی صنعت کو فروغ دیں۔

جدید سائنٹیفک طریقہ پر تیار شدہ

سر دماغ اور بالوں کی حفاظت کیلئے

پیرامونٹ ہیر آئل خوشبودار

بھٹی کا تیار شدہ

بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔ اور گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے

قیمت فی شیشی ۲ اونس ۱/۸/۰ روپیہ

چہرے کی خوبصورتی اور جلد کی حفاظت کیلئے

پیرامونٹ سنو

(فیس کریم)

حسن کو نکھارتی اور جلد کو ملائم رکھتی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال چہرے کے داغ دھبے صاف کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس ۱۲/

پیرامونٹ پرفیومری ورکس سیالکوٹ شہر

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو * بجلی * بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فضل ریڈیو کارپوریشن ہال روڈ لاہور

خالص سونے کے زیورات چاندی کے ظروف، کپس، وشیلڈ کیلئے غنی سنز جیولرز انارکلی لاہور تشریف لائیں